سوال ۔ جو مساجد مقدار سفر دور ہوں تو کیا ان کو نماز پڑھنے کے ارادہ سے جانا جائز ہے ۔

جواب ۔ ماسوائے مسجد حرام ۔ اور مسجد نبویؐ اور مسجد اقصیٰ کے دیگر مساجد کو نماز پڑھنے کے ارادہ سے سفر کرنا نامناسب ہے ۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

لا ینبغی للمصلی ان یشد رحاله الی مسجد یبتغی فیه الصلوٰة غیر المسجد الحرام والمسجد الاقصیٰ ومسجدی ۔ رواہ احمد

کسی نماز پڑھنے والے کے لئے یہ مناسب نہیں کہ ماسوائے مسجد حرام اور مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے دیگر مساجد کو نماز پڑھنے کے لئے سفر کرے ۔

سوال ۔ کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ان کی ملاقات کے لئے سفر کرنا اور تجارت اور جہاد کے لئے سفر کرنا جائز تھا ؟

جواب ۔ حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد رواہ البخاری ۔ یعنی صرف ان تین مساجد کو سفر کیا جائے گا ۔ میں یہ قصر بہ نسبت الی المساجد کے ہے ۔ یعنی مساجد میں سے صرف ان تین مساجد کو سفر کیا جائے گا ۔ یہ حدیث اس ملاقات اور تجارت وغیرہ کے لئے سفر کرنے کے جواز سے ساکت ہے ۔ جیسا کہ امام احمد کی حدیث سے واضح ہے ۔

سوال ۔ کیا اہل قبور سلام کا جواب دے سکتے ہیں ۔ اور کیا زائرین کو جانتے ہیں ۔

جواب ۔ ہاں ۔ جواب دے سکتے ہیں ۔ اور زائرین کو جانتے ہیں ۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

ما من رجل یمر بقبر الرجل یعرفه فی الدنیا ویسلم علیه الا رد الله علیه روحه حتیٰ یرد علیه السلام ۔ رواہ ابن عبد البر وصححه کما فی اقتضاء الصراط المستقیم فی تفسیر ابن کثیر ۔ سورة الروم

یعنی جو شخص کسی واقف مردہ کی قبر پر گذرے اور اس پر سلام کرے تو اللہ تعالیٰ اس مردہ کو فہم اور نطق دیتا ہے اور یہ مردہ اس سلام کا جواب دیتا ہے ۔

سوال ۔ کیا مردے قریب سے سنتے ہیں ۔

جواب ۔ مردوں کے سننے اور نہ سننے کے متعلق قرآن ساکت ہے ۔ اور احادیث ان کے سننے پر ناطق ہیں ۔ اور یہ مسئلہ سلفاً خلفاً مختلف فیہ آرہا ہے حتیٰ کہ فقہا احناف بھی اس میں مختلف ہیں ۔ البتہ دلائل کی رو سے قوی ان کا سننا ہے اور اسی کو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور ابن کثیر نے مختار کیا ہے ۔

سوال ۔ کیا توسل بالصالحین جائز ہے ۔

جواب ۔ توسل بالصالحین جائز ہے ۔ قرآن ۔ احادیث ۔ آثار ۔ اور عبارات فقہا سے جواز ثابت ہے ۔ البتہ کسی ولی کو سجدہ کرنا یا اس کی قبر کا طواف کرنا اور یا اس کے لئے نذر کرنا تاکہ یہ ولی اس شخص کی حاجت خدا کو پیش کرے

توسل شرکی ہے ۔

سوال ۔ کیا حیلۂ اسقاط جائز ہے ۔

جواب ۔ قرآن اور احادیث میں تین قسم کے حیلے مذکور ہیں ۔

۱ ۔ اول وہ حیلہ ہے جو کہ تحلیل حرام کے لئے ہو جیسا کہ بنی اسرائیل نے کیا تھا ۔

۲ ۔ وہ حیلہ ہے جو دفع مضرت کے لئے ہو جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کیا تھا وہ جائز ہے ۔

۳ ۔ وہ حیلہ ہے جو فراغت ذمہ اور اسقاط واجب کے لئے ہو ۔ جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے کیا تھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زانی مریض کے لئے کیا تھا اور بہ ضرورت کے وقت جائز ہے ۔ تمام فقہا حنفیہ نے اس حیلہ کی مشروعیت پر تصریح کی ہے ۔

البتہ اس حیلہ کی صحت کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کی رعایت نہایت ضروری ہے ۔ مثلاً یہ کہ تملیک لسانی اور ہزل سے اجتناب کی جائے ۔ پس جس حیلہ میں ان شرائط کی رعایت مفقود ہو تو وہ حیلہ میت کے ذمہ کی فراغت کے لئے بے سود ہے ۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

مؤتمر المصنفین کی علمی تحقیقی دینی
اور
عظیم تاریخی پیشکش
دفاع امام ابو حنیفہؒ
پیش لفظ — جناب مولانا سمیع الحق مدیر الحق
تصنیف — مولانا عبد القیوم حقانی رفیق مؤتمر المصنفین و استاد دار العلوم حقانیہ
جس میں
حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی
مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور)